قصیدہ

علامہ مانیؔ جائسی

در بیان مُباہلہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بانصارائے نجران

زمانہ ہے عجیب رنگِ ناسزا لئے ہوئے
ہے باطل اب تو فتح حق کا حوصلا لئے ہوئے

بساطِ دہر پر ضرور باطل اک وجود ہے
کشش بھی کچھ نہ کچھ ہے اس کا شعبدا لئے ہوئے

مگر یہ صرف زعم ہے کہ ہوسکے حریفِ حق
وہ حق کہ ہر ادا ہو جس کی معجزا لئے ہوئے

ضرور جاذب نگاہ ہے فریب سامری
اگر کلیم سامنے نہیں عصا لئے ہوئے

رہے گا جادۂ فروغ پر دروغ تابہ کے
کہ راستی ہے مستقیم راستا لئے ہوئے

بجھائے بجھ سکے گی کیا کسی سے شمعِ نورِ حق
ہو لاکھ زور و شور کفر کی ہوا لئے ہوئے

نگاہِ باطل و غلط ابھی نہیں ہے حق نگر
کہ حق ہے اک نقاب رُخ پہ حلم کا لئے ہوئے

ابھی مسیحیوں کو آس جیت کی ہے بحث میں
ابھی ہیں رازِ وحی دل میں مصطفیؐ لئے ہوئے

قرارداد کی مباہلے کی اب رسولؐ نے
خدا کے لفظ نبتہل کا آسرا لئے ہوئے

معینہ مقام کی طرف چلے ہیں شاہِ دیں
جلوس ایک قدسیانِ عرش کا لئے ہوئے

بیان کیا ہو شانِ آمدِ رسولؐ کبریا
ہیں راس و چپ نواسوں کو شہ ہدیٰ لئے ہوئے

عقب میں سیّدہؑ ہیں یوں کہ حوریانِ خلد ہیں
ادب سے گوشہ ہائے دامنِ عَبا لئے ہوئے

ظہیر ان کے مرتضیٰ وصی و نفسِ مصطفیؐ
ازل میں درس جن سے ہیں ملائکا لئے ہوئے

زمیں سے تابہ عرش ہے صعود نورِ پنجتن
ہے سطوتِ مبینِ حق عجب ضیا لئے ہوئے

یہ رنگ دیکھ کر مسیحیوں کے رنگ اُڑ گئے
حضورِ مرسل آئے دل میں وسوسا لئے ہوئے

بہم یہ گفتگو بھی ہے کہ دیکھنا جلال حق
یہ لوگ ہیں عجب طرح کا دبدبا لئے ہوئے

ہمیں تو ان کے ساتھ جرأت مباہلہ نہیں
فنا نہ ہوں ہم ان کی حسرت فنا لئے ہوئے

غرض ادب سے آئے ہیں رسولِ حق کے سامنے
سروں کو خم کئے کرم کا آسرا لئے ہوئے

زہے عطا امان دی بشرطِ جزیہ شاہ نے
مسرّتِ رضائے ربّ دوسرا لئے ہوئے

پئے دُعا اُٹھا دے ہاتھ تو بھی مانیؔ حزیں
بہ صدق دل زبان پر یہ التجا لئے ہوئے

جہاں قدم ہوں ان کے بس وہیں مری جبیں جھکے
کہ خاک پائے پنجتنؑ ہے کیمیا لئے ہوئے